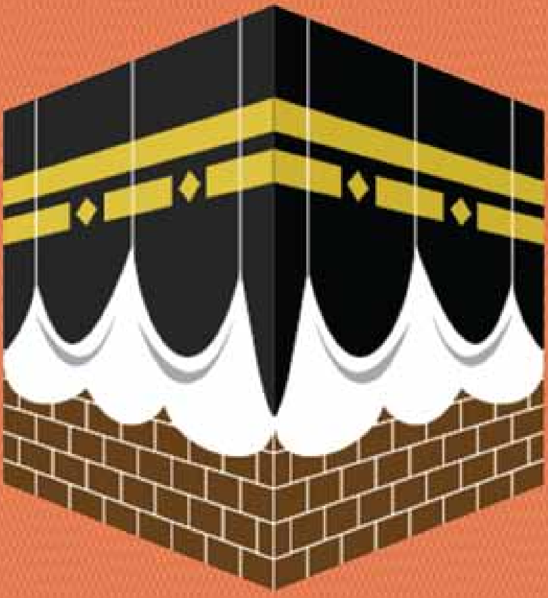
عشرہ ذوالحجہ کے فضائل

استاذہ نگہت ہاشمی





النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عشرہ ذوالحجہ کے فضائل

نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

نام کتاب : عشرہ ذوالحجہ کے فضائل

مؤلفہ : نگہت ہاشمی

طبع اول : جولائی 2017ء

تعداد 2000

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : 36J گلبرگ III فردوس مارکیٹ لاہور

: 102H گلبرگ III فردوس مارکیٹ لاہور

فون نمبر : **0336-4033045, 042-35881169, 042-35851301**

کراچی : گراؤنڈ فلور کراچی بیچ ریذیڈنسی، نزد بلال ہاؤس، کلفٹن، بلاک 2، کراچی

فون نمبر : **0336-4033034, 021-35292341-42**

فیصل آباد : 121A فیصل ٹاؤن ویسٹ کینال روڈ، فیصل آباد

فون نمبر : **0336-4033050, 041-8759191**

ای میل : sales@alnoorpk.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

فیس بک : Nighat Hashmi

Alnoor international

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عشرہ ذوالحجہ کے فضائل

یہ تو یادوں کے دن ہیں، یہ تو انسان کا رشتہ ان ہستیوں سے ملانے کے دن ہیں جنہوں نے وفا کا حق ادا کردیا۔انسان ان دنوں میں اللہ تعالیٰ کے خلیل علیہ السلام کو،ان کے گھرانے کے افراد کو،ان کے تعلق باللہ کو،ان کی قربانیوں کو یاد کرتا ہے۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر تیس سے زائد آزمائشیں آئیں۔ ہر آزمائش پہلے سے زیادہ بڑی تھی۔اور آخری آزمائش کی تو کیا ہی بات ہے! جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بیٹا قربان کردینے کا حکم ملا۔

یہ ذوالحجہ کے پہلے عشرے کے آخری دن کی بات ہے جس دن سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے اس فعل کی یاد منائی جاتی ہے۔سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ہر عمل سے ایک ہی پکار آتی ہے:

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک

یہ تو اس پکار کے تذکرے کے دن ہیں،اس صدا کے جو اللہ تعالیٰ کے خلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آج سے سینکڑوں برس پہلے دی تھی۔آج بھی مکہ میں آنے والے قافلے ان ہی صداؤں کے ساتھ،اُسی آواز، اُسی پکار پر لبیک کہتے ہوئے اُس دھرتی پر داخل ہوتے ہیں۔ایک انسان کی پکار کو اللہ تعالیٰ نے کیسا شرفِ قبولیت بخشا ہے!

قرآن پاک اور سنت دونوں سے یہ ثابت ہے کہ ملت ابراہیمی کی اصل بنیاد قربانی تھی اور یہی قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیغمبرانہ زندگی کی اصل خصوصیت تھی۔اور اسی امتحان اور آزمائش میں پورے اترنے کے سبب سے وہ اور ان کی اولاد ہر قسم کی نعمتوں اور برکتوں سے مالا مال کی گئی۔

اور جب ابراہیم علیہ السلام کو اُس کے ربّ نے کئی باتوں میں آزمایا تو اُس نے اُن سب کو پورا کر دکھایا۔اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰاھٖمَ رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ط قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ط

''یقیناً میں تمھیں سب لوگوں کا امام بنانے والا ہوں۔'' (سورۃ البقرہ:124)

اے میرے ربّ! مجھے صالحین میں سے اولاد عطا کر۔'' (سورۃ الصافات:100)

رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ (100) فَبَشَّرْنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِیْمٍ (101) فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیْٓ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْٓ اَذْبَحُکَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی ط قَالَ یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (102) فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ (103) وَنَادَیْنٰهُ اَنْ یّٰٓاِبْرٰهِیْمُ (104) قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ج اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (105) اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ (106) وَفَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ (107) وَتَرَکْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ صلے (108) سَلٰمٌ عَلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ (109) کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ (110) اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ (111)

پھر ہم نے اُسے ایک بُردبار لڑکے کی بشارت دی۔ پھر جب وہ اُس کے ساتھ بھاگ دوڑ کی عمر کو پہنچا، اُس نے کہا: ''اے میرے چھوٹے بیٹے! یقیناً میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ یقیناً میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پھر دیکھو تمہاری کیا رائے ہے؟'' اُس نے کہا: ''اے میرے ابا جان! جو آپ کو حکم دیا جا رہا ہے کر دیجیے۔ ان شاء اللہ آپ مجھے جلد ہی صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔'' پھر جب دونوں مطیع ہو گئے اور ابراہیم نے اُسے پیشانی کے بل گرا دیا۔ اور ہم نے اُسے ندا دی کہ اے ابراہیم! یقیناً تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ یقیناً ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک کھلی ہوئی آزمائش تھی۔ اور ہم نے ایک بڑی قربانی اُس کے فدیے میں دی۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اُس کی (تعریف) چھوڑ دی۔ سلام ہے ابراہیم پر! اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ یقیناً وہ ہمارے ایمان والے

بندوں میں سے تھا۔(سورۃ الصافات:102۔111)

مسند احمد میں ہے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنے نور نظر کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ذبح کرنے کے لیے لے چلے تو سعی کے وقت شیطان سامنے آیا لیکن سیدنا ابراہیم علیہ السلام اس سے آگے بڑھ گئے۔ پھر سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ آپ جمرہ عقبی کے پاس پہنچے تو پھر شیطان سامنے آیا لیکن سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اسے سات کنکریاں ماریں پھر جمرہ وسطی کے پاس آیا پھر وہاں سات کنکریاں ماریں۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام مناسک ادا کرنے کے لیے تشریف لائے تو جمرہ اخری کے پاس شیطان نظر آیا سیدنا ابرہیم علیہ السلام نے اس کو سات کنکریاں ماریں یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا۔جمرۃ الوسطی کے قریب بھی یہی صورت پیش آئی۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شیطان کو مارتے رہو اور اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے دین پر چلتے رہو۔(صحیح ابن خزیمہ)

یہی وہ برکت ہے جس کو مسلمان دن میں پانچ مرتبہ اللہ تعالیٰ کے سامنے یاد کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْم

اللہ تعالیٰ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر،جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ابراہیم کی علیہ السلام آل پر برکت نازل کی۔

کتنے ہی لوگ ہیں جو حج کی نیت لے کر اپنا مال، اپنی صلاحیتیں، قوتیں، وقت لے کر اپنے ربّ کے حضور پہنچ گئے۔حج کے لیے جانے والے کیا کچھ حاصل کر جائیں گے! طواف سے دل کی بے چینی کو قرار ملے گا۔آنسوؤں کے ساتھ،آہوں کے ساتھ رب سے فریادیں کرنے کا، دعائیں مانگنے کا موقع ملے گا۔زم زم کا پانی پی کر ایمان کو تازہ کرنے کا موقع ملے گا۔زم زم رب پر توکل کی یادگار ہے ۔جو اس پانی کو پیتا ہے روحانی اور جسمانی طور پر شفا حاصل

کرتا ہے۔عرفات جائیں گے،منیٰ میں راتیں گزاریں گے،جمرات کو کنکریاں ماریں گے۔ایک ایک فعل ایسا ہے، جانے والا تو دامن بھر لے پیچھے والے کیا کریں؟ جو جانے کی طاقت نہ رکھتے ہوں کیا ان کے لیے بھی کوئی خیر ہے؟ کیا ان کے لیے بھی کوئی نیکی کا سامان موجود ہے؟ کیا ان کے لیے بھی کچھ قرب کی راہیں ہیں؟ کیا ان کے لیے بھی مواقع میسر ہیں؟

عشرہ ذوالحجہ کے اعمال

رب رحمٰن کی طرف سے عشرہ ذوالحجہ اہل ایمان کے لیے اجروثواب حاصل کرنے کا عظیم الشان اورسنہری موقع ہے۔کہ ان دنوں کی معمولی درجہ کی نیکی بھی دوسرے دنوں کی اعلیٰ درجے کی نیکیوں سے افضل ہے۔اس لیے اللہ والے ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کر کے زادآخرت جمع کرنے کی شدید جدوجہد کرتے تھے۔جب عشرہ ذوالحجہ داخل ہوجاتا تو سعید بن جبیر تاحد استطاعت شدید عبادت کرتے۔(دارمی)

قرآن وسنت میں ان دس دنوں کی فضیلت کے متعدد دلائل ہیں۔سورۃ الفجر میں ہے:

وَالْفَجْرِ (1) وَلَيَالٍ عَشْرٍ (2) ''قسم ہے فجر کی !(1) اور دس راتوں کی !(2)'' (سورۃ الفجر:1,2)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وَلَيَالٍ عَشْرٍ سے مراد ذوالحجہ کے ابتدائی دس دن ہیں۔(تفسیر بغوی 4/481)

اللہ تعالی کا ان دس دنوں کی قسم کھانا ان کی شان وعظمت پر دلیل ہے۔ان دس دنوں کے ساتھ حج کے مہینوں کا اختتام ہوتا ہے۔اللہ تعالی نے فرمایا:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰتٌ ''حج کے مہینے معروف ہیں۔'' (سورۃ البقرہ:197)

حافظ ابن رجب نے لکھا ہے:''ذوالحجہ کے دس دنوں کے فضائل میں ایک بات یہ بھی ہے کہ وہ معلوم مہینوں کا آخری حصہ ہے اوروہ مہینے حج کے ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا:

اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمٰت

''اوروہ شوال،ذوالقعدہ اورذوالحجہ کے دس دن ہیں۔'' (لطائف المعارف:471)

اللہ تعالی کا ان دس دنوں کی قسم کھانا ان کی عظمت پر دلالت کرتا ہے۔ان دس دنوں کے ساتھ حج کے مہینوں کا اختتام ہوتا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ اَیَّامٍ اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْھَآ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ

’’جس قدر اللہ عزوجل کو نیک کام ان دنوں یعنی عشرہ ذوالحجہ میں پسند ہے اتنا باقی دنوں میں پسند نہیں ہے۔‘‘

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ’’یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا بھی اتنا پسند نہیں ہے؟‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَلَا الْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِکَ بِشَیْءٍ

’’جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں البتہ وہ شخص جو اپنا مال اور اپنی جان لے کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلا اور اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لایا وہ اس سے بہتر ہے۔‘‘ (بخاری)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا عَمَلٌ اَزْکٰی عِنْدَ اللّٰہِ وَلَآ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ خَیْرٍ یَّعْمَلُہٗ فِیْ عَشْرِ الْاَضْحٰی

’’نیکی کا کوئی بھی کام عشرۂ ذوالحجہ میں کیے جانے والے کام سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ زیادہ پاکیزہ ہے نہ اجروثواب میں بڑھ کر ہے۔‘‘ (بیہقی)

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ اَیَّامٍ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَیَّامِ عَشْرِ ذِی الْحَجَّۃِ

’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرہ ذوالحجہ سے افضل کوئی دن نہیں ہے۔‘‘ ایک آدمی نے عرض کیا‘‘ ’’یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ زیادہ افضل ہے یا اتنے دن جہاد فی سبیل اللہ میں گزارنا افضل ہے؟‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ھُنَّ اَفْضَلُ مِنْ عِدَّتِھِنَّ جِھَادًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا عَفِیْرًا یُّعَفَّرُ وَجْھُہٗ فِی التُّرَابِ

’’یہ دن جہاد فی سبیل اللہ سے زیادہ افضل ہے۔ البتہ وہ شہید جس کا چہرہ مٹی میں خاک آلودہ ہو گیا ہو وہ اس سے زیادہ افضل ہے۔‘‘ (ابویعلیٰ)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عشرۂ ذوالحجہ کے متعلق صحابہ رضی اللہ عنہم کہا کرتے تھے کہ

بِكُلِّ يَوْمٍ اَلْفُ يَوْمٍ وَيَوْمُ عَرَفَةَ عَشْرَةُ آلَافِ يَوْمٍ

"ایک دن ہزار دن کے برابر ہے اور عرفہ کا دن دس ہزار دن کے برابر ہے۔" (بیہقی)

حافظ ابن حجر نے لکھا ہے کہ عشرہ ذوالحجہ کی امتیازی شان کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں میں بنیادی عبادات جو کہ نماز روزہ، صدقہ اور حج ہیں وہ سب اکٹھی ہو جاتی ہیں اور وہ ان کے علاوہ کسی اور دن میں جمع نہیں ہوتیں۔ جب ذوالحجہ کا چاند نظر آئے تو ان ایام میں سے کچھ اعمال کا خصوصی ذکر احادیث میں آیا ہے اور وہ درج ذیل ہیں:

1۔نماز

سب سے پہلا کام نمازوں کی بروقت اور خشوع وخضوع کے ساتھ دل کی حاضری کے ساتھ ادائیگی کا اہتمام کرنا ہے۔ نوافل کا کثرت سے اہتمام کرنا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے قرب کے افضل طریقوں میں سے ہے۔ ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔

عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُودِ لِلّٰهِ، فَاِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً (مسلم)

تم پر اللہ تعالیٰ کے لیے سجدوں کی کثرت لازم ہے۔ بے شک تم اللہ تعالیٰ کو ایک سجدہ کرتے ہو جس سے وہ تمہارا ایک درجہ بلند کر دیتا ہے اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔ (یہ ہر وقت کے لیے عام ہے)

2۔روزے

روزہ اعمال صالحہ میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے، ہندہ رضی اللہ عنہ بن خالد جہنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض ازواج مطہرات سے روایت کرتے ہیں۔ رسول اللہ نویں ذوالحجہ، یوم عاشوراء اور ہر مہینے کے تین دن کے روزے رکھتے تھے۔ (احمد، ابوداؤد، نسائی)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ان دس دنوں کے روزے مستحب ہیں۔ ایک اور روایت کے الفاظ ہیں کہ

فَاَكْثِرُوْا فِيْهِنَّ مِنَ التَّهْلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَذِكْرِ اللهِ وَاِنَّ صِيَامَ يَوْمٍ مِّنْهَا يَعْدِلُ بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّالْعَمَلَ فِيْهِنَّ يُضَاعَفُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ

''تم ان دنوں میں تہلیل، تکبیر اور اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کیا کرو۔ ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزے کے برابر ہے اور اس میں کیے جانے والے عمل کا ثواب سات سو گنا کر دیا جاتا ہے۔'' (بیہقی)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهُ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی عمل عشرۂ ذوالحجہ میں کیے جانے والے عمل سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے، ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔'' (ترمذی) اسی لیے تو اللہ تعالیٰ نے ان دنوں کی قسم کھائی ہے اور اللہ تعالیٰ نے پیچھے رہ جانے والوں کو محروم نہیں رکھا۔

3۔ یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کا روزہ رکھنا

عشرہ ذوالحجہ کے فضائل میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ ان میں سے نواں دن یوم عرفہ ہے۔ یہ وہ عظیم دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ سال کے سارے دنوں میں سے ہر دن کے مقابلے میں زیادہ تعداد میں لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزادی عطا فرماتا ہے۔ سیدنا عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ''یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کوئی دن ایسا نہیں کہ اس میں اللہ تعالیٰ عرفات کے دن سے زیادہ لوگوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کرتا ہے۔'' (صحیح مسلم 1348)

یہی وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کو مکمل فرمایا اور اہل اسلام پر اپنی نعمت کو مکمل فرمایا۔ سیدنا عمر بن خطاب سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے ان سے کہا: اے امیر المومنین

تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر وہ نازل ہوتی تو ہم اس کے یوم نزول کو عید بنا لیتے۔ انہوں نے دریافت کیا کون سی آیت؟ اس نے کہا:

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا

آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی ہے اور تمہارے لیے اسلام کو دین کی حیثیت سے پسند کیا ہے۔ (المائدہ:3)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس دن اور جس جگہ نبی کریم ﷺ پر وہ آیت نازل ہوئی ہم اس سے آگاہ ہیں۔ جمعہ کا دن تھا اور آپ عرفات میں کھڑے تھے۔'' (صحیح بخاری 105/1,45)

سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: ''رسول اللہ ﷺ نے یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے۔'' (صحیح مسلم 819/2,1162/197)

رسول کریم ﷺ خود بھی اس دن کا روزہ رکھا کرتے تھے۔ ''رسول اللہ ﷺ نو ذوالحجہ، یوم عاشورا اور ہر ماہ میں سے تین دن روزہ رکھتے تھے۔'' (سنن ابی داود:2343)

نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں اس دن کا روزہ نہ رکھا۔ سیدہ ام فضل بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: ''کچھ لوگوں نے ان کے سامنے عرفہ کے دن نبی ﷺ کے روزے کے بارے میں اختلاف کیا: کچھ نے کہا کہ: ''وہ روزے سے ہیں۔'' اور کچھ نے کہا کہ ''ان کا روزہ نہیں ہے۔'' میں نے آپ کی خدمت میں دودھ کا ایک پیالہ بھیجا اور تب آپ اونٹ پر تھے اور آپ نے اس کو پی لیا۔'' (صحیح بخاری:513/31661)

ابی نجیح سے روایت ہے کہ عرفہ کے روزے کے متعلق سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا، آپ نے (اس دن) روزہ نہ رکھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کے ساتھ بھی (حج کیا) انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی حج کیا انہوں نے بھی یہ روزہ نہ رکھا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی (حج کیا) انہوں نے بھی یہ

روزہ نہ رکھا۔اور میں بھی حج کے موقع پر یہ روزہ نہیں رکھتا اور اس کے رکھنے کا حکم بھی نہیں دیتا اور روکتا بھی نہیں۔ (ترمذی،عبدالرزاق)

4۔ کثرت سے تہلیل، تکبیر اور تحمید کہنا

رب العزت نے ان دس دنوں میں اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے فرمایا:

وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ

”اور چند معلوم دنوں میں ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں“ (سورۃ الحج:28)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ان معلوم دنوں سے مراد عشرہ ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔ (صحیح بخاری:2/457)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنْ اَيَّامٍ اَعْظَمُ عَنْدَاللّٰهِ سُبْحَا نَهُ وَلَا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ فَيْهِنَّ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فِيْهِنَّ مِنَ التَّهلِيْلِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحمِيْدُ

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک عشرۂ ذوالحجہ میں کیے جانے والے عمل سے بڑھ کر نہ کوئی عمل افضل ہے نہ پسندیدہ، لہٰذا ان دنوں میں زیادہ سے زیادہ

سبحان اللہ، الحمد للہ، لاالہ الااللہ اور اللہ اکبر کہا کرو۔“ (طبرانی)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان دس دنوں میں تکبیر کہتے ہوئے بازاروں میں نکلتے تھے اور لوگ بھی ان دونوں کی تکبیر پر تکبیر کہتے تھے۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ سیدنا عمر منیٰمیں اپنے خیمے میں تکبیر کہتے تھے اور بازاروں میں بھی لوگ تکبیر کہتے حتیٰ کہ منیٰ تکبیروں سے گونج اٹھتا تھا۔

ذکر الٰہی تو بندوں پر ہر وقت لازم ہے لیکن رب کریم نے اپنی یاد کے لیے کچھ دنوں کو خاص طور پر مقرر فرمایا جو یقیناً ان دنوں کی عظمت کو ثابت کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ کو سال کے باقی دنوں میں کیے ہوئے نیک اعمال سے زیادہ ان دس دنوں میں کیا جانے والا نیکی کا کام پیارا ہے۔سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی بھی دن میں اچھا کام اللہ تعالیٰ کو ان دس

دنوں میں عمل سے زیادہ پیارا نہیں۔انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ! جہاد فی سبیل بھی نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ بھی نہیں۔ ہاں مگر وہ شخص جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلے اور کچھ واپس لے کر نہ آئے۔ (سنن ابی داود)

حافظ ابن رجب نے اس حدیث کی شرح میں تحریر کیا ہے: جب ان دس دنوں میں کیا ہوا اچھا کام بارگاہ الٰہی میں سال کے باقی سارے دنوں میں کیے ہوئے نیک اعمال سے زیادہ فضیلت والا اور محبوب ہے۔تو ان دنوں کی کم درجہ کی نیکی دوسرے دنوں کی بلند درجہ والی نیکی سے افضل ہوگی، اسی لیے صحابہ نے دریافت کیا کہ کیا سال کے بقیہ دنوں میں کیا ہوا جہاد بھی رب العالمین کے نزدیک ان دنوں کے عمل سے زیادہ عظمت والا اور عزیز نہیں؟ تو آپ نے جواب میں فرمایا نہیں۔ (لطائف المعارف:(458:459)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا'' کوئی دن بارگاہ الٰہی میں ان دس دنوں سے زیادہ عظمت والا نہیں، اور نہ ہی کسی دن کا (اچھا) اللہ تعالی کو ان دس دنوں کے عمل سے زیادہ محبوب ہے۔پس تم ان دس دنوں میں کثرت سے **لا الـه الا الله، الله اکبر ، الحمد لله** کہو۔ (المسند :/4556،7/224)

سلف صالحین اس بات کا اہتمام کرتے تھے۔امام بخاری نے بیان کیا ہے کہ ان دس دنوں میں سیدنا ابن عمر اور سیدنا ابو ہریرہ تکبیر پکارتے ہوئے بازار نکلتے اور لوگ بھی ان کے ساتھ تکبیر کہنا شروع کر دیتے اور محمد بن علی نفلی نماز کے بعد تکبیر کہتے۔ (صحیح بخاری)

سیدنا ابن عمر نمازوں کے بعد، اپنے بستر پر، اپنی مجلس میں چلتے ہوئے تکبیر کہتے تھے اور اونچی آواز سے تکبیر کہنا مستحب ہے یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کا فعل ہے۔

تکبیرات

1. اَللّٰهَ اَكْبَرُ اَللّٰهَ اَكْبَرُ اَللّٰهَ اَكْبَرُ كَبِيْراً

2. اَللّٰهَ اکْبَرُ اَللّٰهَ اکْبَرُ لَااِلَهَ اِلَّا اللّٰه وَاَللّٰهَ اکْبَرُوَ لِلّٰهِ الْحمد

3. اَللّٰهَ اکْبَرُ اَللّٰهَ اکْبَرُ اَللّٰهَ اکْبَر لَااِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اَللّٰهَ اکْبَرُ اَللّٰهَ اکْبَرُ اَللّٰهَ اکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحمد

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اس سنت کو اپنانے اور رواج دینے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

5۔ یوم النحر (قربانی کے دن) کی فضیلت

عشرہ ذوالحجہ کے فضائل میں ایک بات یہ بھی ہے کہ اس کا آخری اور دسواں دن ''یوم النحر'' (قربانی کا دن) ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہترین دن یوم النحر قربانی کا دن ہے اور وہ حج اکبر کا دن ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَعْظَمَ الْاَیَّامِ عِنْدَاللّٰهِ تَبَارَکَ تَعَالَی یَوْمُ النَّحْرِثُمَّ یَوْمَ الْقَرَّ

''بارگاہ الٰہی میں سب سے زیادہ فضیلت والا دن یوم النحر اور یوم القر ہے۔'' (سنن ابی داؤد)(المسند: 350/4)

یوم القر سے مراد منیٰ میں رہنے کا دن ہے اور وہ گیارہ کا دن ہے اور یوم عرفہ ان سے افضل ہے کیونکہ اس روزہ دو سال کے گناہوں کا کفارہ ہے اور یوم عرفہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کسی دن میں بندوں کو آزاد نہیں کرے گا۔ یوم عرفہ میں اللہ تعالیٰ بندوں کے قریب ہوتے ہیں اور ملائکہ کے سامنے اہل موقف پر فخر کرتا ہے۔ ہر مسلمان کو خواہ وہ حج کرنے جائے یا پیچھے رہنے والوں میں سے ہو ان دنوں میں نیک اعمال کی حرص رکھنی چاہیے اور ان کے لیے بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔

اس دن قربانی کرنا بہت بڑے اجر و ثواب والا عمل ہے۔ نبی ﷺ سے پوچھا گیا:

ماهذه الاضاحی یہ قربانیاں کیسی ہیں؟ فرمایا:

سُنَّةُ اَبِیکُمْ اِبْرَاهِیمُ یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو قربانی کا حکم دیا:

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (2)

''پھر اپنے ربّ کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔'' (سورۃ الکوثر: 2)

رسول کریم ﷺ نے عید الاضحیٰ کے موقع پر نماز عید کے قربانی کرنے کو اپنی سنت قرار دیا ہے۔

سیدنا براء سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اس دن ہم پہلا کام یہ کرتے ہیں کہ نماز (عید) ادا کرتے ہیں پھر واپس پلٹتے ہیں اور قربانی کرتے ہیں جس شخص نے ایسے ہی کیا اس نے ہماری سنت کو پالیا۔'' (صحیح بخاری: 5545)

رسول اکرم ﷺ نے قربانی کی سنت ابراہیمی پر ہمیشگی فرمائی۔ سیدنا انس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دو مینڈھے ذبح کیا کرتے تھے اور میں بھی دو مینڈھے ذبح کرتا ہوں۔ (صحیح بخاری 5553)

قربانی کے متعلق رسول کریم ﷺ کا شدید اہتمام اس بات سے بھی واضح ہوتا ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے حج کی قربانی کے سو اونٹ ذبح کرنے کے ساتھ عید الاضحیٰ کی قربانی بھی کی۔ اپنی طرف سے ایک بکری، اور ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے کو ذبح فرمایا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ نے حج کی قربانی کے سو اونٹ ذبح کرنے کے ساتھ عید الاضحیٰ کی قربانی بھی کی اور اپنی طرف سے ایک بکری، اور ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے کو ذبح فرمایا۔

صحابہ کرام قربانی کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے۔ سیدنا ابوامامہ بن سہل نے کہا ہے کہ ہم مدینہ طیبہ میں اپنے قربانی کے جانوروں کی پرورش کر کے فربہ کرتے تھے اور (دیگر) مسلمان بھی اسی طرح انہیں پال کر موٹا کرتے تھے۔ (صحیح البخاری)

سیدنا مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: ''جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرفات میں تھے تو آپ نے فرمایا: ''اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر قربانی ہے۔'' (احمد، ابوداود، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آسودہ حال ہونے کے باوجود قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (مسند 2/321، ابن ماجہ، دار قطنی، اور حاکم)

ذوالحجہ کے دن قربانی کی یاد کے دن ہیں۔ یہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی یاد میں ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے جب اپنا بیٹا قربان کرنا چاہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ایک مینڈھے

کے عوض سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو چھڑوالیا تھا۔آج ہم ان ہی کی یاد میں قربانیاں کرتے ہیں۔

کیا اس قربانی کے کرنے پر ہمیں ثواب ملتا ہے؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا عَمِلَ آدَمِیٌّ مِّنْ عَمَلٍ یَّوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہُ لَتَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ عَلَی الْاَرْضِ فَطِیْبُوْا بِھَا نَفْسًا

’’کسی آدمی نے قربانی کے روز کوئی عمل ایسا نہیں کیا جو اللہ تعالیٰ کو قربانی سے زیادہ پسند ہو۔قربانی قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں سمیت آئے گی، یہ خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک عالی مقام پر گرتا ہے لہٰذا اسے بہا کر دلوں کی تسلی کرلو۔‘‘ (ترمذی،ابن ماجہ،حاکم)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ! ضَحُّوْا وَاحْتَسِبُوْا بِدِمَآءِ ھَا فَاِنَّ الدَّمَ وَاِنْ وَّقَعَ فِی الْاَرْضِ فَاِنَّہُ یَقَعُ فِیْ حِرْزِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ

’’اے لوگو! قربانی کرو اور اس کے خون سے ثواب کی نیت کرلو کیونکہ وہ زمین پر گرتے ہی اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں چلا جاتا ہے۔‘‘

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَآ اُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِیْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ نَّحْرٍ یُّنْحَرُ یَوْمَ عِیْدٍ

’’آج تک عید کے دن کی جانے والی قربانی سے اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی بہتر چیز پر روپیہ خرچ نہیں ہوا۔‘‘ (طبرانی)

میت کو قربانی میں شریک کرنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والا ایک مینڈھا لانے کا حکم دیا جس کے ہاتھ، پاؤں اور پیٹ سیاہ ہوں، چنانچہ وہ آپ کے پاس لایا گیا تاکہ آپ اس کی قربانی کریں پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے عائشہ! چھری لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا اس کو پتھر پر تیز کرو۔ انہوں نے حکم کی تعمیل کی پھر آپ نے چھری کو تھاما۔ اور مینڈھے کو ذبح کرنے کے لٹا دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ! اے اللہ! محمد ﷺ آل محمد اور امت محمد ﷺ کی طرف سے قبول فرما۔ پھر آپ نے جانور کو ذبح فرمایا۔ نبی ﷺ نے یہ قربانی مدینہ طیبہ میں کی ،اس سے پہلے آپ کی آل اور امت میں سے بہت سے لوگ وفات پا چکے تھے آپ نے ان سب کو اس قربانی میں شامل فرمایا۔ (مسلم 1555)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ اس بارے میں رقم طراز ہیں۔ جس طرح میت کی طرف سے حج اور صدقہ کرنا جائز ہے اس طرح اس کی طرف سے قربانی کرنا درست ہے۔ میت کی طرف سے قربانی گھر میں کی جائے گی۔ اس کی قبر پر نہ تو قربانی کا جانور ذبح کرنا جائز ہے اور نہ ہی کوئی اور جانور۔

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: ”جب رسول اللہ ﷺ قربانی کا (ارادہ) فرماتے تو دو فربہ سینگوں والے چت کبرے مینڈھے خریدتے۔ جب آپ ﷺ نماز اور خطبے سے فارغ ہو جاتے تو عیدگاہ ہی میں ان دو سے ایک مینڈھے کو لایا جاتا۔ آپ اس کو ذبح کرتے اور (ذبح کرتے وقت) فرماتے: ”اے اللہ! یہ میری امت کے ان سب لوگوں کی طرف سے ہے جنہوں نے آپ کی توحید کی گواہی دی اور میرے پیغام الٰہی پہنچانے کی شہادت دی۔“

پھر دوسرے کو لایا جاتا اور آپ ﷺ اس کو ذبح کرتے اور (ذبح کرتے وقت) فرماتے: ”اے اللہ! یہ محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کی طرف سے ہے۔“ اور آپ ﷺ ان دونوں مینڈھوں (کے گوشت) کو مسکینوں کو کھلاتے۔ خود بھی اس کو تناول فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی کھلاتے۔“ (مسند بزار)

جس قربانی میں میت کو زندہ لوگوں کے ساتھ شریک کیا جائے اس کا گوشت قربانی کرنے والے خود بھی کھائیں، مسکینوں کو بھی کھلائیں۔

امام طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اگر کوئی شخص میت کی طرف سے قربانی کرے گا تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔

6۔ذوالحجہ کا چاند نظر آجائے تو ناخن نہ تراشنا اور بال نہ کٹوانا مستحب ہے۔

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ رَّأَى هِلَالَ ذِى الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّىَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ

''جس نے ذوالحجہ کا چاند دیکھ لیا اور وہ قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اسے بال اور ناخن نہیں تراشنے چاہئیں۔'' (مسلم)

قربانی کرنے والے ہلال ذوالحجہ کے بعد بالوں اور ناخنوں کو نہ چھیڑے۔سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''جب تم ذوالحجہ کا چاند دیکھ لو اور تمہارا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو اپنے بالوں اور ناخنوں (کو کاٹنے اور تراشنے) سے بچو۔'' (صحیح مسلم 1565)

نیکیوں کے موسم کا استقبال کیسے کریں؟

سچّی اور خالص توبہ

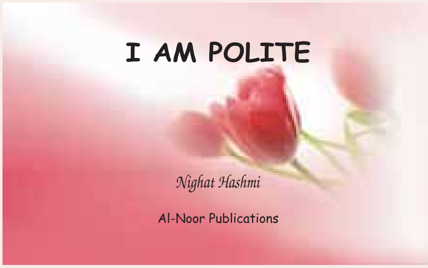
نیکیوں اور بھلائیوں کے موسم کا استقبال سچی اور خالص توبہ سے کریں تا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ سچا ہو جا تا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو سچائی کے راستے پر چلا دیتا ہے جیسا کہ رب العزت نے فرمایا

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ط وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ

جنہوں نے ہماری خاطر پوری کوشش کی، انہیں ہم ضرور اپنے راستے دِکھائیں گے اور بلاشبہ یقیناً اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کے ساتھ ہے۔ (العنکبوت:69)

ان فرصت کے دنوں سے فائدہ اٹھانا ہے اس پہلے کہ یہ گذر جائیں اور وہ وقت آئے جب ندامت ہو اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیکی اور بھلائی کے کاموں کی توفیق عطا فرمائے اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اطاعت، حسن عبادت ذکر اور شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

Books of Children of Heaven



Who is He?
Prophets
Angles
My Holy Quran
My Aim in Life
Jannah
Hell
Parent's Love
Responses of a Muslim
Truth
Honesty
Promise
Modesty
I am Sharing
Etiquettes
Respect and Obedience

Let's decide to give our children a good education so that they can learn to Love Allah and be beneficial people for everyone.

Children of Heaven Course for children 5 to 11years of age.
Do join us at Al Noor International.

Al Noor Publications

www.alnoorpk.com
sales@alnoorpk.com
Nighat Hashmi
Alnoor International
YouTube Nighat Hashmi
+92 336 4033042